بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (القرآن)

ظالم ابھی ہے فرصت توبہ، نہ دیر کر
وہ بھی گرا نہیں جو گرا اور سنبھل گیا

فتنہ طاہریہ کی حقیقت کا انکشاف

علامہ مولانا محمد بشیر القادری برکاتی رضوی

خطیب جامع مسجد غوثیہ، لسبیلہ ھاؤس، کراچی ۵

نام کتاب ____ الفتنۃ الجدیدۃ
مصنف ____ مولانا علامہ محمد بشیر القادری
ناشر ____ محمد عمر قادری
تعداد ____ ۵۰۰۰ ہزار
تاریخ ____
معاونین ____ محمد اقبال قادری، عبدالعزیز قادری
ماسٹر حاجی عبدالغنی
قیمت ____ ۸ ر روپے

ملنے کے پتے

نمبر۱۔ محمد عمر قادری
بیگ پور تحصیل ضلع قصور
ڈاک خانہ ڈھنگ شاہ
پوسٹ کوڈ نمبر 55011

نمبر۲۔ دارالعلوم حنفیہ قصور کوٹ اعظم خان

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ نمبر
فرقہ طاہریہ کے عقائد	۷
فتویٰ	۹
تاثرات	۱۱
مقدمہ	۱۳
طاہر القادری، کا دعویٰ صلح کلیت کفر کے مترادف ہے	۱۷
ضروریات دین کے منکروں کی موافقت ومعاونت حرام ہے	۲۷
طاہر القادری کا عقیدہ	۲۹
اعلیٰ حضرت کا فتویٰ	۲۹
شیطان انسان کا بھیڑیا ہے	۳۰
منافقت کی بدترین صورت	۳۳
کیا علماء اہلسنت کافروں منافقوں کو گالی دیتے ہیں؟	۳۸
کافر جب گستاخ ہو جائے	۴۰
کیا طاہر القادری مفسر قرآن ہے؟	۴۳
مفتی تقدس علی خان کا خط طاہر القادری کے نام	۵۱
نواسہ اعلیٰ حضرت نے جناب کی خدمت میں کہا	۵۲
مذکورہ بالا عبارات کے جوابات میں طاہر القادری کی چالاکیاں	۵۳
عبارت اول کی ٹال مٹول	۵۵
پروفیسر کا عدم اختیار مصطفےٰ کی عبارت سے رجوع	۵۸
اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کا فتویٰ	۶۲
مفتی تقدس علی خان صاحب کا خط جس نے طاہر القادری کو لاجواب کر دیا۔	۶۸

صدر الافاضل غزالی زماں رازیٔ دوراں شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مولانا سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فاضلانہ انداز سے قرآن اور حدیث کی روشنی میں طاہر القادری کے خلاف عورت کی نصف دیت پر کتاب "اسلام میں عورت کی دیت" تحریر فرمائی۔

حضرت علامہ مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے طاہر القادری کے باطل نظریات پر بعنوان "خطرہ کی گھنٹی" کتاب تحریر فرمائی جس سے مسلمانوں کو بے حد دینی فائدہ حاصل ہوا اور لوگوں پر فرقہ طاہریہ کے عقائد باطلہ کا انکشاف ہوا۔

حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان محبوب رضا خان سابق مفتی اعظم دار العلوم امجدیہ کراچی نے بڑے احسن طریقہ سے فرقہ طاہریہ کے رد میں کتاب "فتنہ طاہریہ کی حقیقت" تحریر فرمائی۔

شیخ المحققین عالم باعمل حضرت علامہ مفتی غلام سرور قادری لاہوری نے کتاب "پروفیسر کا علمی و تحقیقی جائزہ" تحریر فرما کر پروفیسر صاحب کے علمی فقدان کا پردہ چاک کر دیا۔

احقر العباد خاک پائے علماء اہلسنت نے پیر و مرشد کی دعاؤں کا صدقہ محبوب کریم کی نگاہِ کرم سے فرقہ طاہریہ کے رد میں کتاب ہذا تحریر کی آج جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ اس کتاب کو ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے اور فرقہ طاہریہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان کے علاوہ تقریباً بے شمار عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلم اُٹھ چکے ہیں جو کہ اندرون اور بیرون ملک فرقہ طاہریہ سے لوگوں کو آشنا کر رہے ہیں۔

طاہر القادری کا دعویٰ صُلحِ کلّیت کفر کے مترادف ہے

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ — ترجمہ: اور حق کو باطل سے نہ ملاؤ، اور دیدہ دانستہ حق کو نہ چھپاؤ۔

معلوم ہوا کہ حق کو باطل کے ساتھ نہیں ملایا جا سکتا۔ حق کو باطل کے ساتھ ملانا کفر کے مترادف ہے کیونکہ کفر و اسلام کا اتحاد ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کفر و اسلام کا اتحاد ناممکن ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کفر و اسلام کا اتحاد ناممکن ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کردار نے واضح کر دیا کہ کفر و اسلام کا اتحاد محال ہے۔ کیونکہ یہ ضدین ہیں وَالضِّدَّانِ لَا يَجْتَمِعَانِ اور اگر آج کوئی منکرِ اسلام ناممکن کو ممکن بنائے تو اس کا مسلمان ہونا ناممکن ہے۔ جیسے شریک باری تعالیٰ محال اور ناممکن ہے۔ نبی آخر الزماں اور خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کسی اور نبی کا آنا محال اور ناممکن ہے اگر کوئی اس محال اور ناممکن کا منکر ہو وہ کافر ہے اور وہ بھی کافر ہے جو کفر و اسلام کے اتحاد کو ممکن مانے کیونکہ یہ بھی محال اور ناممکن ہے۔

حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

وَلَا تُجَالِسُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوهُمْ الخ — بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، نہ ان کے ساتھ پانی پیو اور نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ

چہ جائے کہ ان کے ساتھ صلح کلیت کا دعویٰ کیا جائے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کے سراسر خلاف ہے۔ حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِی ثَلٰثًا وَّ سَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً

یہ امت تہتر فرقے ہو جائے گی ایک فرقہ جنتی ہو گا باقی سب جہنمی ہوں گے ۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا مَنْ ھُمْ یَا رسول اللہ یارسول اللہ وہ جنتی فرقہ کون ہے ؟ ارشاد فرمایا:

مَا اَنَا وَعَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ ۔

وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں ۔

خیال رہے کہ مَا سے مراد عقیدہ اور اصولِ اعمال ہیں نہ کہ فروعی افعال یعنی جن کے عقائد صحابہ کے سے ہوں، ان کے اعمال کی اصل عہدِ صحابہ میں موجود ہو وہ جنتی فرقہ ہے یعنی سنت کے پیرو ۔ دوسری روایت میں ہے، ارشاد فرمایا: ھم الجماعت وہ جماعت ہیں یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سوادِ اعظم فرمایا اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا وہ جہنم میں گیا اسی وجہ سے جنتی فرقے کا نام اہلسنت وجماعت ہوا ۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِیَّاکُمْ وَ اِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ ۔ ترجمہ: یعنی اپنے آپکو (اے اہلسنت وجماعت) دور رکھو ان گمراہ فرقوں سے اور دور رہو ان سے کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں ۔ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ سے معلوم ہوا کہ وہ گمراہ ہیں اور لَا یَفْتِنُوْنَکُمْ سے معلوم ہوا کہ وہ گمراہ فتنے ہیں اور سارے مختلف خیالات اسلام ہیں جس کا حاصل حق و باطل کو کفر و اسلام کا اتحاد ہے اور اجتماع ضدین محال ہے ۔ اُسے آپ کیسے ممکن بنائیں گے ۔ جناب نام نہاد مفکرِ اسلام صاحب! کیا آپ کے نزدیک یہی اسلام ہے جس کی خاطر آپ متحد ہونے کی دعوت دے رہے ہیں ؟ اور کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادِ سعید کے مخالف چلنا اسلام ہے ؟ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ گمراہ فرقوں کو اپنے آپ سے دور رکھو اس لیے کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں ۔ اور آج تیری دعوت اتحاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان

کے خلاف ہے یا نہیں ؟ کیا یہی اسلام ہے ؟ خبردار یہ اسلام نہیں بلکہ کفر ہے کیا ایک ہی صف میں ابوجہل، عتبہ، عتیبہ اور ان کے متبعین اور اسی صف میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، و عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور ان کے متبعین عبادتِ الٰہی کر سکتے ہیں ؟ کیا قرآن و حدیث سے کوئی ایسی مثال مل سکتی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا کیا ہو یا حکم فرمایا ہو! نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ گستاخانِ رسول گمراہ ہیں پلید ہیں اور خنزیر سے بڑھ کر ہیں اور مردار ہیں ان مرداروں کے ساتھ اہلِ اسلام حق پرست کبھی بھی صلح نہیں کر سکتے حتیٰ کہ وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائیں اور اپنی گستاخیوں سے معافی مانگ کر نئے سرے کلمہ پڑھ کر بگوش اسلام نہ ہو جائیں اس وقت تک وہ کافر ہیں اور مَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِھِمْ وَکُفْرِھِمْ فَقَدْ کَفَرَ ۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً ۔ تمام فرقے جہنم میں جائیں گے مگر ایک جنت میں جائے گا ۔ اور نام نہاد مفسرِ قرآن صاحب کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کسی بھی فرقے اور مسلک کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے ؟ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ تہتر فرقوں میں سے بہتر گمراہ اور جہنمی اور ایک سوادِ اعظم اہلسنت جنتی ہے پھر بھی یہ کہہ دینا کہ خدا اور رسول نے کسی مسلک یا فرقے کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا ۔

ظالم ابھی ہے فرصتِ توبہ دیر نہ کر
وہ بھی گِرا نہیں جو گِرا پھر سنبھل گیا

سوال: میرے دوست قادری صاحب! جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کسی مسلک یا فرقے کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا تو پھر تو اہلسنت ہونے کا نام نہاد دعویٰ کیوں کرتا ہے ؟ جب تجھے پتہ ہی نہیں کہ کونسا فرقہ

جنتی ہے پس جواب کیا ہوگا دورنگی فقط سے

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراپا موم ہو جا یا سنگ ہو جا

سراسر دھوکہ نہیں تو کون سے ایمان کا حصہ ہے، اسی کو شک کہتے ہیں۔ مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهِمْ وَكُفْرِهِمْ فَقَدْ كَفَرَ ہ سراسر قرآن وحدیث سے اعراض اور ہر شخص کو ذاتی عقیدے کی چھوٹ دینی ہے اور اسی کو کوراپن کہتے ہیں اور سب سے بڑی جہالت و گمراہی اسی کا نام ہے کیونکہ کفر و اسلام کا اتحاد تو ناممکن ہے اور تو جانتا بھی ہے کہ ایسے ناممکن کو ممکن قرار دینے والا بے شک کافر ہوتا ہے اور تو بے شک اپنی شہرت اور خیالاتِ فاسدہ اور عقائدِ کاسدہ کا رنگ دکھانا چاہتا ہے اور یہی نصوصِ قرآن و نصوص حدیث کا کھلم کھلا انکار ہے۔ کیونکہ تو نے اپنی کتب خصوصاً کتاب "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکہ ممکن ہے" اپنی بڑائی اور تفاخر ظاہر کرنے کے لیے محضِ طلبِ شہرت و طلبِ دینار و درہم و اغواء خلق کے لیے یہ تمام مکر و فریب کیے جا رہے ہیں۔ کہیں منسوخ آیات کو استدلال بنا کر کفار و مشرکین و منافقین کے ساتھ صلح کلیت کی دعوت اور کہیں کھلم کھلا احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چیلنج. انشاءاللہ ہم آگے چل کر آپ کے مکر و فریب اور شہرت کو بے نقاب کریں گے۔

مسلمانو! یاد رکھو ایسا آدمی انصاف کی گردن پر چھری پھیرتا ہے، اور بے بنیاد باتوں سے جملہ علماء اہلسنت خصوصاً اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے اعتبار بنانا چاہتا ہے۔ اس لیے کم از کم کوئی سوال کرنے والا پوچھے تو سہی کہ آپ کی عدمِ تکفیر کی کیا وجہ ہے کہ آپ قطعی کافروں، منافقوں کو مسلمان کہہ رہے ہیں۔ ان گمراہ اور گمراہ کن فرقوں کو خارج از اسلام کیوں نہیں سمجھتے۔

جو تکذیب کرتے ہیں نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فقط اس لیے کہ درہم و دینار کی دولت میں کمی آ جائے گی، اغواء خلق کا کام کیسے بنے گا۔ ہائے میری دنیا کی شہرت کیسے بنے گی اللہ اکبر کبیرا تیرے جال سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو پناہ میں رکھے یہ جو صحیح العقیدہ مسلمانوں کو فریب دے کر اور عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ڈھونگ رچا کر اور اعلیحضرت کی محبت کا لیبل لگا کر مفسرِ قرآن کا لبادہ اوڑھ کر اغواء خلق کا کام کر رہا ہے۔ خبردار! اس لے ایسوں ہی کے رد میں اللہ تعالیٰ نے فرمادیا:

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ہ

ترجمہ: فریب دینا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو، حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

معلوم ہوا کہ دنیا کا دینار و درہم اور نام کی شہرت انسان کو بے شعور بنا دیتی ہے۔ پھر اگر اس سے کوئی یہ سوال کرے کہ تیرا مذہب کیا ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ میرا مذہب اہلسنت و جماعت ہے اور اس میں دوسرے مسالک کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے خصوصی مسلک جعفری ہی جواب میں آتا ہے۔ اگر وہ کہے کہ فقط اہلسنت ہوں تو دوسرے فرقے کیسے اس کے پاس جا کر اہلسنت کے خلاف کارروائیاں کریں گے تو وہ پھر ایسے ہی کہتا ہے کہ جب کوئی سنی ملے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ہ

اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں (گستاخ رسول وصحابہ) تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں۔

یہی حال بانی فرقہ طاہریہ کا ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو ماہنامہ منہاج القرآن
۱۲، فروری بانی ادارہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی دعوت پر مختلف مکاتب فکر کے
اہلِ علم و دانشور اور دین کا کام کرنے والے حضرات ادارے کے مرکز میں تشریف
لائے اور تبادلہ خیال کی نشست مقرر ہوئی جس میں امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد
مولوی سیّد حافظ کاظم رضا نقوی ان کے علاوہ مولوی عبدالمالک شیخ الحدیث
جامعہ اسلامیہ منصورہ، مولوی خورشید احمد گنگوہی، مولوی حافظ محمد ادریس
نائب قیم جماعت اسلامی وغیرہ وغیرہ بھی شامل تھے اور ان حضرات کے اپنے خطاب
میں یہ سبق دیا گیا کہ اسی طرح مختلف مکاتب فکر اور اہلِ علم کی ملاقاتوں اور
تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہنا چاہیئے۔ بعد میں پروفیسر صاحب نے اپنے
خطاب میں کہا کہ مختلف مکاتبِ فکر کے اہلِ علم اور دین کا کام کرنے والے طبقات
کو ایک دوسرے کے قریب لانا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ باہمی "تبادلہ خیال
کے ذریعے پائی جانے والی غلط فہمیاں دور ہوں... الی آخرہ

عزیز قارئین کرام جب اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ — ترجمہ:۔ اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور دیدہ دانستہ حق نہ چھپاؤ۔

اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی جو پہلے ذکر ہو چکا کہ
گمراہ فرقوں کو اپنے سے دور رکھو اور خود ان سے دور رہو، فیصلہ کریں کہ اس
نام نہاد مفکر اسلام کو معلوم بھی ہے کہ فلاں فرقہ گمراہ و ملعون ہے اور فلاں فرقہ
حق پر ہے لیکن پھر بھی باوجود جاننے کے نص قطعی کا انکار کرتا ہے اور تمام باطل
فرقوں کو اہلِ حق کے ساتھ صلح کلی کی دعوت دیتا ہے کیا علماء دیوبند کی منافقانہ خباثت
سے کون واقف نہیں ہے جو منکر ہیں نصوص قطعیہ کے اور تنقیص و تکذیب کرتے

ہیں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس
میں۔ اور پھر شیعہ حضرات کی ملعون حرکتوں سے کون واقف نہیں لیکن باوجود
جاننے کے پھر بھی حق کے ساتھ باطل کو ملاتا ہے جس سے اللہ تبارک و تعالیٰ اور
پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا ہے۔ حضرات گرامی اس کے
کلمات خبیثہ و ملعونہ کی تو جتنی ملعونی اہل حق ظاہر کریں کم ہے۔ اور جتنی انکی
ملعونیت ظاہر کریں گے اور لوگوں کا ایمان بچائیں گے وہ اتنے ہی کامل مومن بن
جائیں گے۔ جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ارفع و اعلیٰ میں بدتمیزیاں
کر کے مجمع اسلام کو منتشر کر دیا۔ اور آپ اگر مفسر قرآن ہیں، مفکرِ اسلام ہیں تو
ذرا آنکھیں کھول کر باطل فرقوں کی ان تمام کتب کا مطالعہ کریں اور دل پر ہاتھ رکھ
کر سوچیں کہ جن میں محبوب رب العلمین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی شان
ارفع و اعلیٰ میں تنقیص و تکذیب کی گئی ہے۔ اگر آپ کا مطالعہ ہے تو پھر جان بوجھ
کر گمراہی کو حق میں ملانا اور حق ظاہر نہ کرنا کہ فلاں حق ہے فلاں باطل ہے تو پھر
نصوص قطعیہ کا منکر نہیں تو اور کیا ہے اور اگر مطالعہ نہیں پھر آپ انصاف کی
تحقیق کے طالب ہیں تو ان کی جملہ کتب کا مطالعہ کریں پھر سینے پر ہاتھ رکھ کر انصاف
کریں کیا یہی اسلام ہے؟ ہائے کیا یہی غلامی سرکار دو عالم سیدالانام صلی اللہ علیہ و
آلہٖ وسلم ہے۔ سیرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا نام نہاد نام لینے والے اور سیرت
صحابہ کرام اور اہلِ بیت عظام کا ذکر کرنے والے ذرا سوچ کر بیان کریں کہ یہ دوغلا
سبق کسی سے ملتا ہے کہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شان اقدس میں
گستاخیاں کریں اور صحابہ کرام ان کے ساتھ صلح کل کا اعلان کریں۔ نہیں نہیں!
ہرگز نہیں۔ ہاں اس کے برعکس تو ضرور ملتا ہے کہ اگر کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا فیصلہ ٹھکرا کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے پاس چلا جائے تو

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی نماز، اس کے کلمہ، حج و زکوٰۃ کے باوجود بھی اس کو جہنم رسید کرنا اپنا فرضِ منصبی سمجھتے تھے۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ کافر اور منافق کا جھگڑا ہو گیا۔ وہ کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کافر کے حق میں کر دیا۔ منافق نے کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ٹھکرا دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار نے اس کا کام تمام کیا۔ یہ تو ہے کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کو ٹھکرانے والے کا حال اور اجر ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ نے اس کا سر قلم کرنے والے فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں یہ آیتہ کریمہ نازل فرمائی:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ	اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس وقت تک
حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ	وہ شخص ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک
..........الخ	تجھے تمام معاملات میں حاکم تسلیم نہ کر لے۔

اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ محض اس کے کلمہ پڑھنے کو ترجیح دیتے اور گستاخ کی گستاخی کا جواب اعلیٰ طریقے سے نہ دیتے پھر تو آجکل کے علم سے کورے نام نہاد مفکرِ اسلام کا دعویٰ صحیح ہوتا کہ اب کسی کا یہ دعویٰ کرکہ فلاں کلمہ گو منافق اور کافر ہے۔ اپنے آپ کو خدا اور رسول کے مسند پر بٹھانے کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے "بحوالہ فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" ص۲۲)

کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کلمہ گو ہے، نماز پڑھتا ہے، جہاد پر جاتا ہے، مالِ غنیمت کھاتا ہے، زکوٰۃ کا فرض بجا لاتا ہے مگر پھر بھی آپ نے دیکھا اور خوب پرکھا کہ جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلے کو ٹھکرائے خواہ وہ کلمہ گو ہو، نماز پڑھے، حج کرے، زکوٰۃ دے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا،

جب تک دل و جان سے محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے تمام معاملات میں حاکم تسلیم نہ کر لے۔ کیا جناب قادری صاحب! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسند پر بیٹھنے کا دعویٰ کیا تھا؟ کیونکہ تو نے تحریر کیا ہے کہ کسی کا کافر و منافق ہونا محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں، اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ کیا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جانا یا بغیر جانے فیصلہ کر دیا؟ بتا کیا جواب دے گا؟ اسی طرح آج بھی اہلِ حق اپنے علم کے ساتھ جانتے ہیں کہ فلاں منافق ہے، فلاں کافر ہے، فلاں مرتد ہے، فلاں فاسق ہے، فلاں دورنگی ہے اور فلاں مومن ہے۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا جواب صلح کلیت سے دیا ہو، ہرگز نہیں بلکہ ایک گستاخِ رسول کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ	ترجمہ: تباہ ہو جائیں ابی لہب کے دونوں
تَبَّ ....الخ	ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا

یعنی جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم نے فرمایا اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ۔ ابولہب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ، کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ نے اپنے حبیب و طبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حوصلہ افزائی اور شان بلندی کے لیے خود جواب دیا۔ اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ	ترجمہ: محمد رسول اللہ اور ان کے ساتھی کافروں
مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ	پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔
رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ؕ	(پارہ ۲۶ رکوع ۱۳)

اسی طرح جب کافروں نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہا تھا، اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم بھی آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شریک ہو جائیں تو ہماری شرط یہ ہے کہ ایک دن آپ ہمارے بتوں کی پوجا کیا کریں اور دوسرے دن ہم مسجد میں خدا کی پوجا کیا کریں گے تو اس کے جواب میں لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ٥ یعنی تمہارا دین تمہارے ساتھ اور ہمارا دین ہمارے ساتھ۔ اب مسئلہ مثل الشمس فی نصف النہار روشن ہو گیا کہ اگر فقط صلح کلی ہی مناسب ہوتی تو ابولہب کے گستاخانہ الفاظ کا جواب اللہ تعالیٰ تباہی سے نہ دیتا۔ اگر صلح کلی ہی ضروری ہوتی تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منافقوں اور کافروں کے ساتھ جہاد نہ فرماتے نہ فقط صلح کلی ہی مناسب حل ہوتا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منافقوں کو مسجد سے نکالنے کے لیے ارشاد نہ فرماتے اُخْرُجْ یَا فُلَانُ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ" اے فلاں تو میری مسجد سے نکل جا تو منافق ہے اُخْرُجْ یَا فُلَانُ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ ٥ اے منافق تو مسجد سے نکل جا۔ کیونکہ وہ تو کلمہ گو تھے ایک دن اُنکے ساتھ معاذاللہ مندر میں جاتے یا بت خانے میں جاتے اور دوسرے دن مسجد میں جاتے۔ جیسے آجکل جناب طاہر القادری صاحب کر رہے ہیں کہ کبھی امام بارگاہوں میں اور کبھی عیسائیوں کی مجلسوں میں اور کبھی گستاخان رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محفلوں میں رونق افروز ہوتے ہیں۔ سوال کیا جائے کہ تم کیوں جاتے ہو اور کیوں ان کو آنے کی اجازت دیتے ہو تو کہتا ہے کہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید پلید کی بیعت کا انکار نہ فرماتے۔ اور اگر صلح کلیت ہی ضروری ہوتی تو امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ گستاخوں کی گستاخیاں نوٹ فرما کر ان کو مطلع کرنے کے بعد فتویٰ کفر نہ لگاتے۔

ضروریات دین کے منکروں کی موافقت و معاونت حرام ہے

یاد رہے کہ ضروریات دین کا منکر کافر ہے خواہ ضروریات دین میں سے کسی ایک یا بیشتر کا منکر ہی کیوں نہ ہو، اور ان سے کسی قسم کی موافقت یا معاونت ہی کیوں نہ ہو حرام ہے۔ دیوبندی، وہابی، شیعہ، مرزائی وغیرہ تمام کے تمام انہیں کے حکم میں ہیں اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار و مشرکین و مرتدین کی معاونت کرنا امر محال ہے اس لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے بر سبیل فرض جگہ جگہ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی ان کی موافقت یا معاونت کی تو اس کا شمار بھی ظالموں میں سے ہوگا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ (القرآن)

اگر آپ نے ان کفار و مشرکین کی خواہشات کی پیروی کی بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم آ جائے تو آپ بھی ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔

لیکن جناب طاہر القادری نے گمراہ فرقوں کی تائید اور حمایت میں لکھا کہ:

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ تمام اسلامی فرقوں کے درمیان بنیادی و اعتقادی قدریں سب مشترک ہیں۔ اسلامی عقائد کا سارا نظام انہیں مشترک بنیادوں پر کھڑا ہے۔ مسلمانوں میں سے کوئی بھی کسی اور نبی یا رسول کی شریعت کا نہ انکار کرتا ہے نہ اسلام کے سوا کسی اور دین کو مانتا ہے۔ سب مسلمان توحید و رسالت، وحی و کتب سماوی کے نزول، آخرت کے انعقاد، ملائکہ کے وجود حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خاتمیت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور

پھر اس حق بیانی کے بعد خواہ آپ کو پتھر کھانے پڑے اور بے شمار تکالیف
کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ ہجرت کرنی پڑی لیکن پھر بھی باطل کو باطل سمجھا۔ ان میں
جو کوئی مان گیا صحابی رسول بن گیا اور جس نے انکار کیا وہ ابوجہل، عتبہ
عقیبہ بن گیا۔ آج اگر تو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشن کو جاری کرنے
کا دعویٰ کرتا ہے تو گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور گستاخ صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سامنے حق بیانی کرنی ہوگی جن کا یہ کلمہ ہو
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، کیا وہ ایسے تحریر کرتا ہے؟ کہ ہم کسی کو برا
بھلا یا کسی کے کام میں تنقید تو کیا اپنے دل میں تنقید کا خیال تک بھی نہیں لاتے
یاد رکھو کہ صرف اثبات سے کوئی مومن نہیں بنتا، اثبات سے پہلے نفی کی
ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی کتنا ہی اللہ تعالیٰ کو کیوں نہ یاد کرتا ہو، اگر وہ
ان معبودانِ باطلہ کا انکار نہ کرے تو وہ مومن نہیں ہو سکتا۔ کوئی لاکھ سجدے
کرے اگر وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار نہ کرے تو بھی مومن نہیں ہو سکتا۔
کیونکہ باطل کو باطل کہنا ضروریاتِ دین میں سے ہے اور ضروریاتِ دین کا
منکر کافر ہے۔ ایمان صرف اسی وقت ملے گا جب پہلے لَآ اِلٰهَ کہہ لے، پھر
اِلَّا اللّٰهُ کہے۔ پہلے نفی پھر اثبات۔ پہلے انکار پھر اقرار۔ پہلے تنقید پھر تصدیق
یاد رکھیں کہ ایک خدا کو ماننے کے لیے یہ ضروری ہے کہ جتنے معبودان باطلہ
ہیں ان کا انکار کیا جائے نہ کہ پہلے وقت کے تقاضے کے تحت ان کے ساتھ
معبودان باطلہ کی پوجا پاٹ کی جائے اور بعد میں وقت ملنے پر تنقید کی جائے۔
یہ اسلام نہیں ہے بلکہ کفر ہے اور یہی کاروبار آجکل کے نام نہاد مفکر اسلام کا
ہے کہ کبھی شیعہ خانے میں تو کبھی دیوبندی گستاخی خانے میں تو نجدی پیشاب خانے

ہیں جو کہ اسلام کے اصولوں کے برعکس ہے، اور اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنا ہے
ایک خدا کو ماننے کے لیے ضروری ہے کہ جتنے دشمنان خدا اور گستاخان رسول
ہیں ان سے اجتناب کیا جائے، اُن سے کنارہ کشی کی جائے، ان کا رد بغیر خوف خطر
کیا جائے۔ ماننے کا طریقہ یہی ہوا کرتا ہے۔ یہ طریقہ نہیں ہے کہ ہم آپ کو مانیں آپ
کے دشمنوں کو بھی مانیں، آپ کے دشمنوں سے ساز باز رکھیں اور آپ سے بھی
ساز باز رکھیں ے

باغباں بھی رہے راضی صیاد بھی رہے

ہاں یہ ماننے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اگر اس نے خدا تعالیٰ کے ماننے میں ایسا
کیا تو وہ خدا کا منکر اور اگر اس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایسا
گمان کیا تو یہی منافقت کی بدترین صورت ہے۔ اس کے علاوہ منافقت کا اور
کوئی طریقہ نہیں ہے۔

اسلام ایک ستھرا دین ہے وہ ہمیں فریب نہیں دے سکتا۔ وہ ہمیں ہرگز
ایسی تعلیم نہیں دیتا کہ جس میں انسان مومن کی بجائے منافق بنے۔ اس لیے اسلام
کا کلمہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پہلے باطلوں کا رد پھر حق کی
تصدیق کرنا ہے۔ ہاں تنقید سب سے پہلے صلح بعد میں۔ جب یہ کوئی کہے کہ نہیں
بھئی کسی کو برا مت کہو، طاہر القادری کی طرح کہ ہمارا کام کسی کے کام میں تنقید کرنا
نہیں اس لیے تنقید مت کرو کسی کے مسلک پر کسی کو ایسا ویسا مت کہو تو اس سے
دوستانہ اپیل ہے کہ آپ کی تبلیغ کلمہ کے برعکس ہے اس لیے آپکو کلمہ پڑھنا ہی چھوڑ
دینا مناسب ہے۔ ہاں کون ہے جو کسی کو برا نہیں کہتا۔ ہر دین والا، ہر مذہب والا
ہر عزم والا، ہر عقیدے والا اپنے نظریے کی روشنی میں اپنے سوا کو باطل سمجھتا
ہے کیا دوسرے کو یہ حق ہے کہ وہ آپ کو باطل سمجھے؟ اور آپ کو حق نہیں کہ آپ

معلوم ہوا کہ جو اسلام کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جناب طاہر القادری صاحب انکے ساتھ دوستی رکھتے ہیں اور دوستی کرنے کا حکم دیتے ہیں اور دعوتیں دے کر اپنے دوستوں کو اپنے پاس بلاتے ہیں اور دوسروں کو بلانے کا حکم دیتے ہیں اور ان کے پاس دوستانہ طور پہ جاتے ہیں۔ قرآن پاک نے ایسے آدمی کو ظالم قرار دیا ہے۔ تو جب انسان ظالم ہو جائے تو خواہ ظلموں کی انتہا کر دے پھر ظالم کو اپنا ظلم، ظلم معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دشمنی نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے کہ اس کے صریح دشمنوں کو دوست بنا رہا ہے اور دوستی کا حکم دے رہا ہے۔

اے ایمان والو بیشک تمہارا عزوجل فرماتا ہے

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ (النساء آ ۸۹)

وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے کہ تم سب ایک سے ہو جاؤ تو ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں پھر اگر وہ منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں کسی کو نہ دوست ٹھہراؤ نہ مددگار۔ پارہ ۵ رکوع ۹

شانِ نزول اس آیت میں کفار و مشرکین و منافقین و گستاخانِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موالات ممنوع کی گئی خواہ وہ ایمان کا اظہار ہی کرتے ہوں اور ان کی تحقیق نہ ہولے اور اگر تمہاری دوستی کا دعویٰ بھی کریں اور مدد کے لیے تیار ہوں تو پھر بھی ان کی مدد نہ قبول کرو۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگِ احزاب کے دن سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں جو میرے

حلیف ہیں، میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابلے کیلئے ان سے مدد حاصل کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی :

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۝ پارہ ۳

مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم اُن سے کچھ ڈرو اور اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے۔ رکوع ۱۱

اس آیت کریمہ کے مضمون سے معلوم ہوا کہ کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت اور کفار سے دوستی اور محبت ممنوع و حرام ثابت ہوئی۔ انہیں راز دار بنانا، ان سے موالات کرنا ناجائز ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا بقول اللہ عزوجل اس کے غضب کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو ابھی مدد لینے اور دوستی کرنے کے لیے اپنی رائے پیش کی تھی کہ اللہ تبارک تعالیٰ عزوجل نے منع فرما دیا۔ اور جو جناب نام نہاد مفسرِ قرآن ان سے موالات رکھتا ہے، ان کو مددگار سمجھتا ہے اور دوسرے مسلمانوں کو ان کے ساتھ صلح کلی کا سبق دیتا ہے، اربابِ فہم پر ظاہر ہوگا کہ طاہر القادری کی یہ دعوت قرآن و حدیث کے کتنی مخالف ہے۔ پس جو قرآن و حدیث کے مخالف ہوگا خواہ اس کی شہرت شرق و غرب میں پھیل جائے وہ کالعدم کے مترادف ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر علماء اللہ تعالیٰ کے اولیاء نہیں ہیں تو پھر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں ہے کیونکہ وہ گمراہوں، جاہلوں کو اپنا دوست نہیں بناتا۔ معلوم ہوا ہے کہ جو گمراہوں، جاہلوں کو اپنا دوست بنائے وہ عالم نہیں اور جو عالم نہیں وہ ولی نہیں اس کے علاوہ اور سب

کچھ ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ٥

اس لیے کہ اللہ گندے کو ستھرے سے جدا فرما دے اور نجاستوں کو تلے اوپر رکھ کر سب ایک ڈھیر بنا کر جہنم میں ڈال دے وہی نقصان پانے والے ہیں (پ ۹ آیت ۳۶)

معلوم ہوا کفار و مشرکین، گستاخانِ رسول نجس ہیں جس طرح قرآن پاک میں إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فرمایا: اور ایمان والے پاک، تو اللہ تعالیٰ عزوجل بھی چاہتا ہے کہ پلید، پاک سے الگ رہیں کیونکہ پلیدوں کو ڈھیر کر کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور جو پاک ہو کر خود پلیدوں کی محفل میں رہے گا وہ بھی انہیں جیسا پلید ہو جائے گا اور ساتھ ہی جہنم میں جلے گا۔

نصوصِ قطعیہ جن سے صاف صاف پتہ چلتا ہے کہ کافروں، منافقوں اور مرتدوں کو قتل کرو جہاں پاؤ اور ان سے دوستی نہ رکھو خواہ باپ ہو یا بھائی
لیکن جناب طاہر القادری نے سراسر قرآن مجید کو چیلنج دیا۔ غور فرمائیں کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" کے ص۹۱ پر تحریر کرتے ہیں کہ:

ایسے دینی اداروں کے قیام و انصرام سے متعلق ہے جہاں مسلکانہ تنگ نظری سے ماورا ہو کر ہر مسلک و مکتبِ فکر کا طالب علم ایک آزاد ماحول میں درس و تدریس کے مواقع سے استفادہ کر سکے۔

یعنی کہ میں خود گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور گستاخان صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو خوراک دے کر موٹا کر کے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کے لیے تیار کروں گا
اگر اربابِ فہم اس عبارت پر غور کریں تو مسئلہ حل ہی ہو جائے کہ اس علوم دینیہ سے کورے اور جاہل انسان کا کیا عقیدہ ہے۔ مسلمانو! عقل سے کام لو اور ایسے جاہل سے بچو۔

علامہ مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ علیہ

کا خط

پروفیسر محمد طاہر القادری کے نام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝

جناب پروفیسر طاہر القادری صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی چند عبارتیں متکلم فیہ ہیں۔ مثلاً

(۱) بحمداللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتیبِ فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات و تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری و تشریحی ہے۔ اس لیے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرینِ انصاف نہیں۔ (کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے ص۶۵)

(۲) خالق کون و مکان نے جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں" الخ
(کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے ص۸۶)

(۳) میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں" رسالہ دید شنید لاہور ۴ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء
(بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

(۴) میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ میں کسی فرقہ کا نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

دے اسے قتل کر ڈالو۔ **مرتد** وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو یا کلمہ کفر بکنے والے کو مسلمان جانے وہ بھی مرتد ہے جیسا طاہر القادری نے اپنی کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے میں تحریر کیا۔ بحمد للہ تعالیٰ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلاف الخ غور کرنے کا مقام ہے مرتدین کو مسلمان کہہ کر خود بھی مرتد ہو گیا۔

عزیز قارئین کرام۔ مرتدین کے بارے میں چند مسائل ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ نمبر (۱) مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے مگر بعض مرتدین کسی نبی کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول نہیں توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے گا۔

مسئلہ نمبر (۲) اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے

مسئلہ نمبر (۳) مرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا نہ مسلمہ سے نہ کافرہ سے نہ مرتدہ سے نہ حرہ سے نہ کنیز سے (عالمگیر)

مسئلہ نمبر (۴) مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگرچہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔

تنبیہ :-

زمانہ حال میں جو لوگ باوجود ادعائے اسلام کلمہ کفر بکتے ہیں یا کفری عقائد رکھتے ہیں ان کے اقوال وافعال کا بیان ہم کرتے ہیں جو ان لوگوں سے صادر ہوتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے دور رہیں۔ تاکہ اسلامی حدود کی مخالفت نہ ہو۔

مسئلہ نمبر (۱) جو شخص ایمان وکفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے سب خدا کو مانتے ہیں سب کا کعبہ ایک ہے کتاب اللہ پر ایمان اور سبھی کے نزدیک نبی آخر الزمان

ہے خدا کو سب پسند ہے باوجود اس کے کہ ان کے کفریات ظاہر ہیں تو ایسا شخص کافر ہے تو اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔

مسئلہ نمبر (۲) ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا کہ اسلام کا کام اس طرح کرنا چاہیے وقت کا اہم تقاضا ہے کہ کسی کو برا بھلا نہ کہا جائے بعض وہ شخص گناہ و معصیت کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہیں۔ جو بدمذہبوں کے پیچھے نمازیں پڑھتا ہو یہ سخت گناہ ہے اور اگر جان بوجھ کر پڑھتا ہے اور علماء نے منع کیا کہ ان کے پیچھے نمازیں نہیں ہوتیں تو اس نے کہا کہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھی جائیں تو وہ بھی کافر ہے کیونکہ وہ وقت کو سجدہ کرتا ہے خدا کو سجدہ نہیں کرتا۔

مسئلہ نمبر (۳) حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان پاک میں سب وشتم کرنا برا کہنا یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت یا امامت یا خلافت سے انکار کرتا ہے کفر ہے ان کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

تاثرات

بندہ تہہ دل سے تائید کرتا ہے کہ حضرت علامہ مفتی صاحب کا فتویٰ درست ہے اور حقائق پر مبنی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

بندہ دلدار احمد وقار سیالوی خادم مدرس جامعہ حامدیہ رضویہ۔
گلشن رضا کراچی نمبر ۴۲

(۱) پروفیسر صاحب میرے روبرو فرما چکے ہیں کہ احتیاط کا تقاضا ہے کہ دیابنہ اور وہابیہ کی کے پیچھے نمازیں پڑھی جائیں پس اسی وجہ سے وہ گمراہ ہیں کہ ان کے گمراہ ہونے میں شک کرتے ہیں۔

کوکب نورانی کراچی۔
خطیب مسجد گلزار حبیب